احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 3- دسمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 3 دسمبر 1998ء 13 شعبان 1419 ہجری- 3 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 270

اعمال میں تبدیلی کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتیں دیکھتا ہے۔ اس کی نظر تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال پر ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تحریم ظلم المسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ مرنا تو بے شک سب نے ہے مگر یہ موتیں جو آج کل ہو رہی ہیں یہ تو ذلت کی موتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے کہ ایک ابھی دفن نہیں ہوا تھا کہ دوسرا جنازہ تیار ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔

حضرت علیؓ کی نسبت روایت ہے کہ ایک کافر نے جس پر قابو پا چکے تھے ان کے منہ پر تھوکا تو آپ نے چھوڑ دیا۔ اس نے پوچھا یہ کیوں؟ تو فرمایا اب میرے نفس کی بات درمیان میں آگئی۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نفسانی کاموں سے اس قدر الگ ہیں تو مسلمان ہو گیا۔ ایسے ایسے عملی نمونوں سے وہ کام ہو سکتا ہے جو کئی تقریریں اور وعظ نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 272)

بیعت سے فوری انقلاب

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب ... اور تحریر فرماتے ہیں

"قاضی عطاء اللہ صاحب پٹواری (گوجرانوالہ) نے جو ان دنوں میرے پاس ہی تھے۔ بیعت کی تو اس سے پہلی رات ایک آدمی ان کو ساٹھ روپے رشوت دلا گیا تھا۔ صبح پھر وہ آدمی ان کو رشوت دلوانے کے لئے آیا تو انہوں نے روپے لینے سے انکار کر دیا۔ مجھے اس آدمی نے کہا کہ کل شام تو میں ان کو ساٹھ روپے رشوت دلا گیا تھا آج صبح ہوتے ہی یہ انکار کر رہے ہیں۔ اصل بات یہ تھی کہ **قاضی صاحب رات کو مجھ سے بیعت لکھوا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی جلدی ان کی کایا پلٹ دی"**

(حضرت چوہدری غلام محمد خان صفحہ 13

مولفہ ... خان مرحوم مارچ 86ء لاہور)

جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان 5 تا 7 دسمبر 98ء منعقد ہو رہا ہے۔ اس مبارک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب لندن سے LIVE نشر کئے جائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

مورخہ 5- دسمبر 1998ء

افتتاحی خطاب دن 3-00 بجے سہ پہر

مورخہ 7- دسمبر 1998ء

اختتامی خطاب دن 3-00 بجے سہ پہر

اپنے اعمال سے اپنے احمدی ہونے کا ثبوت دو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ہم سے ہر ایک کو اپنے کو ٹٹولنا چاہئے۔ اور تلاش کرنا چاہئے۔ کہ ہم میں وہ بات ہے کہ نہیں۔ جو مسیح موعود کی غرض بعثت ہے۔ اور جس کے ماننے پر انعام اور نہ ماننے پر سزا ہے اگر ہم میں وہ بات نہیں۔ تو یہ دعا نعوذ باللہ اکارت گئی۔ جو تیرہ سو برس سے مانگی جارہی ہے۔ اور آئندہ قیامت تک مانگی جاتی رہے گی۔ جس کا مطلب ہو گا۔ کہ خدایا ہمیں مسیح موعود کا جو آچکا ہے ماننے والے بنا۔ اور جو اس کے منکر ہیں ان میں سے نہ بنا۔ پس ہمیں وہ امتیاز حاصل کرنا چاہئے۔ اگر ہم وہ خاص بات ہے تو ہم مبارک ہیں۔ اور اگر کسی قدر ہے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور اگر نہیں تو اس کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ مسیح موعود کو ماننے والوں کو اپنے آپ میں دوسروں سے امتیاز پیدا کرنا چاہئے۔ اور جس کو دشمن بھی دیکھ کر ماننے کے لئے مجبور ہو۔ وہ دیکھیں کہ ہم اپنے عقائد میں اعمال میں اخلاق میں عبادت و روحانیت میں معاملات قرابت و لین دین میں رشتہ داروں کے ساتھ سلوک میں کچھ امتیاز رکھتے ہیں۔ اگر وہ چیز ہمیں مل گئی تو ہم مبارک اور اگر نہیں تو ہمیں اس کی تلاش کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو پہچانیں اور اس غرض کو حاصل کریں اور ان امور کو قائم کریں اور اپنی نسلوں تک اور وہ اپنی نسلوں تک اور اسی طرح ایک بڑے سلسلہ تک ہم اس کو پہنچائیں۔ آمین۔

(خطبات جمعہ جلد 7 ص 39)

میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ یہ خدا نے ایک موقع دیا ہے۔ اس کو غنیمت جانو۔ اپنے نفسوں کی درستی کرو۔ اپنے اعمال سے اپنے احمدی ہونے کا اظہار کرو۔ سچے دین کی سچائی سچے اعمال سے ثابت کرو۔ محض دعویٰ سے کچھ نہیں ہوتا۔ دین کا دعویٰ کرنے والے تو پہلے بھی بہت موجود تھے۔ تم اپنے اندر بین فرق پیدا کرو۔ تاکہ تمہاری اصلاح سے لوگوں کو فائدہ ہو۔ مومن کی یہ شرط ہے۔ کہ خدا اس کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ اور اس کے دشمن کو ہلاک کرتا ہے۔ اگر خدا اس کی نصرت اور حفاظت نہیں کرتا۔ تو اس کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں کوئی کمی ضرور ہے۔ مومن کو تو ہر وقت ڈرنا چاہئے رسول کریم ﷺ کی یہ حالت تھی۔ کہ زور کی آندھی آجائے۔ تو گھبرا جاتے تھے۔ مگر زندہ مومن سے خدا کا معاملہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ تم زندہ مومن بنو۔ ایسا نہ ہو کہ خدا کے وجود کا پتہ ہی نہ ہو۔ مومن وہی ہے جس کو خدا نظر آجائے۔ اس کو معلوم ہو جائے۔ کہ واقعی خدا ہے' خدا ان آنکھوں سے تو نظر نہیں آتا۔ مگر اس دنیا میں اندھے کو کس طرح پتہ لگتا ہے کہ اس کے رشتہ دار ہیں ان کے سلوک سے۔ اسی طرح خدا کے سلوک سے پتہ لگ جانا چاہئے کہ خدا ہے۔ اور جب تک کوئی ایسا مومن نہیں اس کا ایمان لغو اور فضول ہے۔

(خطبات جمعہ جلد 7 ص 94)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فضلِ خدا

بڑا آج فضلِ خدا ہو رہا ہے
کہ حاصل مِرا مُدّعا ہو رہا ہے
اِدھر احمدی ہیں اُدھر احمدی ہیں
اُولوالعزم جلوہ نما ہو رہا ہے
یہ انبوہِ خلقت یہ جوشِ عقیدت
نہایت ہی راحت فزا ہو رہا ہے
مزے سے مزے لُوٹتی ہیں نگاہیں
کہ منظر بہت خوشنما ہو رہا ہے
اٹھیں کیوں نہ رہ رہ کے دل میں امنگیں
تماشائے شانِ خدا ہو رہا ہے
ہے ایک ایک محمود احمد کا شیدا
جسے دیکھتا ہوں فدا ہو رہا ہے
پھرے ہیں نہ عہد وفا سے پھریں گے
یہی تذکرہ جا بجا ہو رہا ہے
سوا اس کے ہے اور کچھ جس کے دل میں
وہ پابند حرص و ہوا ہو رہا ہے
کوئی جا کے کہہ دے یہ اس خود نما سے
جو اپنی ادا پر فدا ہو رہا ہے
کہیں منہ کی پھونکوں سے بجھتا ہے سورج
ارے میرے دانا یہ کیا ہو رہا ہے
کدھر آج تیرِ ستم چل رہے ہیں
کدھر وار تیغِ جفا ہو رہا ہے
جو ہونا تھا بالقصد اس کو بھُلایا
جو بھولے سے ہونا نہ تھا ہو رہا ہے
جو جائز نہ تھا ہو گیا آج جائز
جو تھا ناروا وہ روا ہو رہا ہے
وہ کس کو سنائیں وہ کیونکر دکھائیں
جو حالِ دلِ مبتلا ہو رہا ہے
نتیجہ یہ غیروں سے ملنے کا نکلا
کہ بھائی سے بھائی جدا ہو رہا ہے
بلاتے ہیں کس واسطے اب وہ ہم کو
مگر اُن کو کچھ وہم سا ہو رہا ہے
ہوئی ہے نہ ہوگی امید ان کی پوری
کہ اب اُن کا راز آئینہ ہو رہا ہے
بس اب امن اسی میں ہے مختار احمدؔ
اُسے چھوڑ دو جو جُدا ہو رہا ہے

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہ جہان پوری

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر نمبر 37

ایک عظیم پیشگوئی

ابو عبید اللہ حضرت حافظ مولانا غلام رسول صاحب وزیر آبادی (بیعت 1897ء وفات 19- جون 1944ء) نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کلام اللہ کی مکمل تفسیر لکھ دیں فرمایا اگر ہم "مکمل" تفسیر لکھ دیں تو ممکن ہے کہ آئندہ زمانہ میں اور بہت معترضین پیدا ہو جائیں تو

اللہ تعالیٰ ان کے جواب کے لئے کوئی اور بندہ اپنی طرف سے کھڑا کردے۔

(رجسٹر روایات جلد 4 صفحہ 133 الف)

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی زیارت کا صحیح طریق

لاہور محلہ سمیان کے ایک صاحب مستری عبد السبحان صاحب کو قاضی غلام قادر صاحب ٹیچر گورنمنٹ سکول اور- ان کے بیٹے عبد الغنی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی تحریک کی۔ کہنے لگے کہ میری غرض تو بیعت سے خدا تعالیٰ کو دیکھنا ہے۔انہوں نے جواباً کہا یہ تو ناممکن ہے۔ اس پر مستری صاحب نے کہا کہ میں بیعت نہیں کرتا مگر ساتھ ہی تجویز پیش کی کہ ان کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں ادب سے خط لکھو کہ اس کا مطالبہ خدا کے دیدار کرنے کا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا حضرت مسیح موعود کی طرف سے یہ عنایت نامہ صادر ہوا کہ۔

"دل لگا کر نماز پڑھو اور اپنی زبان میں دعائیں مانگتے رہو یہی طریقہ ہے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا"۔

اس مبارک تحریر سے ان کا دل یقین سے لبریز ہو گیا کہ یہی سچ ہے۔ ازاں بعد حضرت اقدس 15- جنوری 1903ء کو لاہور تشریف لائے اور حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کی "مبارک منزل" واقع (بیرون دہلی دروازہ) میں مقیم ہوئے تو اگلے روز آپ نے حضرت امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کرلی اور کچھ عرصہ بعد مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان کی مقدس بستی میں آگئے اور یہیں وصال ہوا۔

(رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 87-86)

آسمان پر منادی اور ایک مجذوب کی بیعت

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث شاہ صاحب نے 12- دسمبر 1938ء کو بروایت حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرمایا کہ۔

"غالباً 1907ء میں ایک صاحب گجرات کی جانب کے (بیت مبارک) میں آئے اور حضرت اقدس سے بیعت کی درخواست کی حضور نے (اسی وقت) بیعت لے لی۔ معاً بیعت کے بعد (انہوں نے) جانے کی 'اجازت طلب کی' اجازت بھی دے دی۔ یہ دونوں امور حضور کی عادت کے خلاف تھے۔ حضرت صاحب گھر تشریف لے گئے تو دیگر لوگوں نے مبائع صاحب سے چند روز قیام کے لئے کہا تو اس نے کہا کہ۔

"میں یہاں ٹھہر کر کیا لوں گا۔ روز خدا سے ملتا ہوں۔ آسمان پر منادی ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی بیعت کرو ورنہ سب کو جوتے مار کر نیچے اتار دو۔ پس میں نے اس منادی پر حضور سے بیعت کرلی ہے"۔

(رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 441)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کو دعویٰ ماموریت کے ساتھ ہی مخاطب کرتے ہوئے مارچ 1882ء میں فرمایا (-) تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ اس وقت کسی جماعت کا تصور ہی نہیں تھا اور ابھی تک آپ کو بیعت لینے کا اذن نہیں ملا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک کثیر جماعت ایسے احباب کے دیئے جانے کی بشارت دی۔ جن کو اللہ تعالیٰ الہام کے ذریعے آپ کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے ان ایمان لانے والوں کے بارے میں مزید فرمایا۔

ترجمہ: توان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے سو ان کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بد خلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے تیرے حجروں میں آکر آباد ہوں گے اور تو کیا جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہوں گے۔ وہ بہت قوی الایمان ہوں گے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے سو ہم ایمان لائے۔ ان تمام پیشگوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہوں گی۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص 242)

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بیعت لینے کی اجازت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے واقعی ایسے ہی جانثار مخلص اور اطاعت گزار رفقاء عطا فرمائے جو اپنے امام کے حکم پر اپنا تن من دھن قربان کر دینے کے لئے ہر دم تیار تھے اور عملاً اپنے وعدوں کو سچا کر دکھایا۔ ذیل میں ایسے ہی مخلص جانثار رفقاء کے چند ایمان افروز واقعات ازدیاد ایمان کے لئے پیش خدمت ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول راجہ جموں کی ملازمت سے فراغت کے بعد بھیرہ تشریف لائے۔

آپ نے بھیرہ پہنچ کر ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ کھولنے کا ارادہ فرمایا اور اس کے لئے ایک عالی شان مکان بنوانا شروع کیا۔ ابھی وہ مکان ناتمام ہی تھا کہ آپ کو کچھ سامان خریدنے کے لئے لاہور جانا پڑا۔ لاہور پہنچ کر جی چاہا کہ قادیان نزدیک ہے حضرت اقدس سے بھی ملاقات کریں۔ مگر چونکہ بھیرہ میں ایک بڑے پیمانہ پر تعمیر کا کام جاری تھا اس لئے بٹالہ پہنچ کر فوری واپسی کی شرط سے کرائے کا یکہ کیا۔ جب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبل اس کے کہ آپ واپسی کی اجازت مانگتے۔ حضور نے خود ہی دوران گفتگو میں فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے۔ آپ نے عرض کیا ہاں۔ حضور اب تو میں فارغ ہی ہوں وہاں سے اٹھے تو یکے والے سے کہدیا کہ اب تم چلے جاؤ۔ آج اجازت لینا مناسب نہیں ہے۔ کل پرسوں اجازت لیں گے۔ اگلے روز حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی آپ اپنی ایک بیوی کو بلوالیں۔ آپ نے حسب الارشاد بیوی کے بلانے کے لئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شائد جلد نہ آسکوں۔ اس لئے عمارت کا کام بند کر دیا جائے۔ جب آپ کی بیوی آگئیں تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہٰذا آپ اپنا کتب خانہ بھی منگوالیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے۔ آپ اس کو ضرور بلالیں۔

پھر ایک موقعہ پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب اب آپ اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں دل میں بہت ڈرا کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں وہاں کبھی نہ جاؤں مگر یہ کس طرح ہوگا کہ میرے دل میں بھی بھیرہ کا خیال نہ آوے مگر آپ فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔

(حیات نور ص 185-186)

حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدس کے ارشاد پر فوری لبیک کہا اور تعمیرات وغیرہ کے بارے میں حضور سے کچھ عرض نہ کیا کہ مبادا حضرت اقدس کے اس فرمان کی خلاف ورزی ہو جائے کہ "مولوی صاحب اب آپ اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں" بس ادھر حکم ملا اور ادھر آمنا و صدقنا کہا۔

اطاعت امام کی ایک نادر مثال

حضرت اقدس دہلی تشریف لائے چند ہی دن ہوئے تھے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب بیمار ہو گئے۔ اس پر حضور کو خیال آیا کہ اگر مولوی نورالدین صاحب کو بھی دہلی بلا لیا جائے تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کو تار دلوا دیا۔ جس میں تار لکھنے والے نے Immediate یعنی بلاتوقف کے الفاظ لکھ دیئے جب یہ تار قادیان پہنچا تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خیال سے کہ حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ اسی حالت میں فوراً چل پڑے۔ نہ گھر گئے نہ لباس بدلا نہ بستر لیا۔ اور لطف یہ ہے کہ ریل کا کرایہ بھی پاس نہ تھا۔ گھر والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے پیچھے سے ایک آدمی کے ہاتھ کمبل تو بھجوا دیا مگر خرچ بھجوانے کا انہیں بھی خیال نہ آیا اور ممکن ہے گھر میں اتنا روپیہ ہو بھی نہ۔ جب آپ بٹالہ پہنچے تو ایک متمول ہندو رئیس نے جو گویا آپ کا انتظار ہی کر رہا تھا عرض کی کہ میری بیوی بیمار ہے مہربانی فرما کر اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیجئے۔ فرمایا میں نے اس گاڑی پر دہلی جانا ہے اس رئیس نے کہا میں اپنی بیوی کو یہاں ہی لے آتا ہوں چنانچہ وہ لے آیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیا۔ وہ ہندو چپکے سے دہلی کا ٹکٹ خرید لایا اور ایک معقول رقم بطور نذرانہ بھی پیش کی اور اس طرح سے آپ دہلی پہنچ کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(حیات نور ص 285)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی وفات پر ایک تفصیلی مضمون تحریر فرمایا۔ جس میں سے ایک واقعہ حضرت منشی صاحب کا حضرت اقدس مسیح موعود سے محبت عشق اور فدائیت کا درج ذیل ہے۔

وہ قادیان آتے تو بے خود مست ہو جاتے دنیا اور اس کے علائق سے الگ نظر آتے نہ ملازمت کی پرواہ نہ کسی اور کا ڈر..... حضرت منشی ظفر احمد صاحب صرف ایک جوڑا کپڑوں کا جو پہنے ہوئے تھے لے کر آئے تھے یہ لوگ طبیعت میں جب بے کلی محسوس کرتے دیوانہ وار بھاگے چلے آتے تھے۔ حضرت کو دیکھ لیا کچھ باتیں سن لیں زندگی کی نئی روح لے کر واپس چلے گئے۔ ان کو خیال تھا کہ تین دن کے بعد تو آہی جاؤں گا صرف ایک ہی جوڑا زیب تن تھا۔ جب تین دن کے بعد ابھی ٹھہرنے کا حکم ہوا تو خیال تھا کہ شاید چند روز کے بعد اجازت ہو جائے۔ مگر اجازت کے لئے خود تو زبان ادب کھل نہ سکتی تھی اور حضرت کی اپنی محبت اور جذب بھی اجازت نہ دیتے تھے۔

مجھ کو یاد ہے کہ دو ہفتے تک اس لباس میں رہے۔ اب اس میں میلا پن نظر آنے لگا اور عام طور پر سفید لباس گرمیوں میں پہنتے تھے ایک دن آئے اور ہنستے ہوئے کہا شیخ صاحب کیا کیا جائے۔ کپڑے میلے ہو رہے ہیں اب لکھ کر بھی نہیں منگوا سکتا۔ میں وہاں کے خطوط کا جواب بھی نہیں دیتا کچھ ایسا انتظام کردو کہ ظہر کی نماز تک کپڑے صاف ہو جائیں۔ میں نے کہا کہ میں حضرت سے عرض کروں تو فرمایا بالکل نہیں یہ چیز تو ان کے علم میں آنی نہیں چاہئے تم چاہتے ہو کہ شاید اس طرح پر اجازت مل جائے۔ میں تو کسی رنگ میں اجازت کا سوال پیش ہی نہیں کرنا چاہتا۔ ہم لوگ بڑے بے تکلف تھے۔ میں نے کہا پھر مطلب کیا ہے۔ پگڑی اور پاجامہ کرتہ تو ظہر تک تیار ہو سکتا ہے کوٹ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت قادیان آج کی قادیان نہ تھی۔ بیسیوں مشینیں سلائی کا کام کر رہی ہیں۔ کہنے لگے یہ مطلب نہیں ایک تہ بند میں باندھ لیتا ہوں ان کپڑوں کو اگر دھوبی کپڑے گھاٹ پر دھو دے تو دھلوالو۔ یا پھر گھر میں صابن سے دھلالو۔ صاف ہو جائیں۔ پھر دو ہفتہ کے بعد دیکھ لیں گے۔ میں نے بہت اصرار کیا کہ نہیں سلوا لیتے ہیں مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ خیر وہ کپڑے دھلوا لئے گئے اور ظہر تک تیار ہوئے بالآخر جب صورت یہ نظر آئی کہ انہوں نے اجازت تو لینی نہیں اسے سوء ادب یقین کرتے ہیں تو میں نے مفتی فضل الرحمان صاحب مرحوم سے کہا ظفر احمد مجھ سے مانتا نہیں کپڑے وہ لائے نہ تھے ایک ہی جوڑا ہے۔ انہوں نے کہا ماننے نہ ماننے کا سوال ہی کیا۔ اور تم نے پوچھا ہی کیوں بنوا دینے تھے اور اب بھی یہی کرنا چاہئے۔ آخر دو جوڑے کپڑوں کے تیار کرا لئے۔ اور جب پھر تہ بند باندھ کر دھونے یا دھلانے کا مرحلہ پیش آیا۔ تو کپڑے دھوبی کو دے کر کہا کہ جمعہ کو ملیں گے تو وہ حیران ہوئے کہ مجھے اندر ہی قید کر دیا۔ میں اس طرح پر حضرت کے سامنے چلا جاؤں؟ اتنے میں مفتی صاحب وہ کپڑے لے کر آئے اور کہا کہ لو یہ کپڑے پہنو۔ نہیں تو حضرت صاحب سے جا کر کہتا ہوں وہ جانتے تھے کہ وہ جا کر کہہ دے گا۔ تب مجھے کہا کہ اب اس کو مجھ پر داروغہ مقرر کر دیا۔ اچھا بھئی لاؤ یہ سب باتیں محبت کی ایک شان لئے ہوتی تھیں۔

غرض یہ واقعہ منشی صاحب کے اخلاص' ایثار ادب اور حضرت مسیح موعود سے بکمال محبت و کمال اطاعت کی ایک شان لئے ہوئے ہے خدا کی رضا کے لئے انہوں نے ملازمت کے رہنے نہ رہنے کا خیال ہی نہیں کیا۔"

(الفضل 4 ستمبر 1941ء)

ہمارا آنا نہیں ہوتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا واقعہ ان کے اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

میں جب سررشتہ دار ہو گیا اور پیشی میں کام کرتا تھا تو ایک دفعہ مسلیں وغیرہ بند کر کے قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن میں نے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا ابھی ٹھہریں۔ پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرمائیں گے اس پر ایک مہینہ گزر گیا۔ ادھر مسلیں میرے گھر میں تھیں کام بند ہو گیا۔ اور سخت خطوط آنے لگے مگر یہاں یہ حالت تھی کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا۔ حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی کہ نہ نوکری جانے کا خیال تھا اور نہ کسی بازپرس کا اندیشہ آخر ایک نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا۔ میں نے وہ خط حضرت صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ پڑھا اور فرمایا لکھ دو ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ میں نے وہی فقرہ لکھ دیا۔ اس پر ایک مہینہ اور گزر گیا تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آپ ہی گننے لگے اور فرمایا اچھا اب چلے جائیں۔ میں چلا گیا اور کپور تھلہ پہنچ کر لالہ ہرچند اس مجسٹریٹ کے مکان پر گیا تاکہ معلوم کروں کیا فیصلہ ہوا ہے انہوں نے کہا منشی جی آپ کو مرزا صاحب نے نہیں آنے دیا ہو گا میں نے کہا کہ ہاں تو فرمایا ان کا حکم مقدم ہے۔

(الفضل 28۔اگست 1941ء)

مجسٹریٹ کو ڈرا دیا

حضرت خلیفہ المسیح الثانی نے حضرت منشی روڑے خان صاحب کے بارے میں فرمایا ایک دفعہ کسی دوست نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک واقعہ سنایا جس پر حضرت مسیح موعود بھی ہنسے اور مجلس میں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ بھی بہت محظوظ ہوئے......

اس دوست نے بتایا کہ منشی روڑے خاں صاحب تو ایسے آدمی ہیں کہ یہ مجسٹریٹ کو بھی ڈرا دیتے ہیں پھر اس نے سنایا کہ ایک دفعہ انہوں نے مجسٹریٹ سے کہا میں قادیان جانا چاہتا ہوں مجھے چھٹی دے دیں اس نے انکار کر دیا۔ اس وقت وہ سیشن جج کے دفتر میں لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا قادیان میں میں نے ضرور جانا ہے مجھے آپ چھٹی دے دیں وہ کہنے لگا کام بہت ہے اس وقت آپ کو چھٹی نہیں دی جا سکتی۔ وہ کہنے لگے بہت اچھا آپ کا کام ہو تا رہے میں تو آج سے ہی بددعا میں لگ جاتا ہوں آپ اگر نہیں جانے دیتے تو نہ جانے دیں آخر اس مجسٹریٹ کو ایسا نقصان پہنچا کہ وہ سخت ڈر گیا اور جب بھی ہفتہ کا دن آتا وہ عدالت والوں کو کہتا کہ آج کام ذرا جلدی بند کر دینا کیونکہ منشی روڑے خاں صاحب کی گاڑی کا وقت نکل جائے گا اس طرح وہ آپ ہی جب بھی منشی صاحب کا ارادہ قادیان آنے کا ہوتا انہیں چھٹی دے دیتا اور قادیان پہنچ جاتے۔

(الفضل 28۔اگست 1941ء)

ابھی نہیں آسکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

میاں عبداللہ صاحب سنوری بھی اپنے اندر ایسا عشق رکھتے تھے ایک دفعہ وہ قادیان میں آئے اور حضرت مسیح موعود سے ملے حضرت مسیح موعود ان سے کوئی کام لے رہے تھے اس لئے جب میاں عبداللہ صاحب سنوری کی چھٹی ختم ہو گئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود سے جانے کے لئے اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوادی مگر محکمہ کی طرف سے جواب آیا اور چھٹی نہیں مل سکتی انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ ابھی ٹھہرو چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ میں ابھی نہیں آسکتا۔ اس پر محکمہ والوں نے انہیں ڈسمس کر دیا۔ چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود نے انہیں رہنے کے لئے کہا تھا۔ وہ یہاں ٹھہرے رہے پھر جب واپس آ گئے تو محکمہ نے یہ سوال اٹھا دیا کہ جس افسر نے انہیں ڈسمس کیا ہے اس افسر کا یہ حق ہی نہیں تھا کہ انہیں ڈسمس کرتا۔ چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے۔

پچھلے مہینوں کی جو وہ قادیان میں گزار گئے تھے تنخواہ بھی مل گئی۔

(الفضل 28۔اگست 1941ء)

خدا کی کفالت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان مقدس میں تھا اتفاق سے گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی اور میری بیوی کہہ رہی تھیں کہ گھر کی ضروریات کے لئے کل کے واسطے کوئی رقم نہیں بچوں کی تعلیمی فیس بھی ادا نہیں ہو سکی۔ سکول والے تقاضا کر رہے ہیں۔ بہت پریشانی ہے ابھی وہ یہ بات کہہ رہی تھیں کہ دفتر نظارت سے مجھے حکم پہنچا کہ دہلی اور کرنال وغیرہ میں بعض جلسوں کی تقریب ہے آپ ایک وفد کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو کر ابھی دفتر میں آ جائیں۔ جب میں دفتر میں جانے لگا تو میری اہلیہ نے پھر کہا کہ آپ لمبے سفر پر جا رہے ہیں اور گھر میں بچوں کے گزارا اور اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ میں ان چھوٹے بچوں کے لئے کیا انتظام کروں؟

میں نے کہا میں سلسلہ کا حکم ٹال نہیں سکتا اور جانے سے رک نہیں سکتا۔ کیونکہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ بزرگ جب اپنے اہل و عیال کو گھروں میں بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ تو گھر والوں کو یہ بھی خطرہ ہوتا تھا کہ نہ معلوم وہ واپس آتے ہیں یا شہادت کا رتبہ پاکر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو جاتے ہیں اور بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہوتی ہیں۔ لیکن اب ہم سے اور ہمارے اہل و عیال سے نرم سلوک کیا گیا ہے اور ہمیں قتال اور حرب درپیش نہیں بلکہ زندہ سلامت آنے کے زیادہ امکانات ہیں پس آپ کو اس نرم سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے۔ اس پر میری بیوی خاموش ہو گئیں اور میں گھر سے نکلنے کے لئے باہر کے دروازہ کی طرف بڑھا۔ اس حالت میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ

"اے میرے محسن خدا تیرا یہ عاجز بندہ تیرے کام کے لئے روانہ ہو رہا ہے اور گھر کی حالت تجھ سے مخفی نہیں تو خود ہی ان کا کفیل ہو۔ اور ان کی حاجت روائی فرما۔ تیرا یہ عبد حقیر ان افسردہ دلوں اور حاجت مندوں کے لئے راحت و مسرت کا کوئی سامان مہیا نہیں کر سکتا۔"

میں دعا کرتا ہوا ابھی بیرونی دروازہ تک نہ پہنچا تھا کہ باہر سے کسی نے دروازہ پر دستک دی۔

جب میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی ابھی مجھے بلا کر مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے کہ کہا ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ میں دے کر عرض کیا جائے کہ اس کے دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نے وہ روپیہ لے کر انہی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور کہا کہ میں تو اب گھر سے دینی سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان خورد و نوش لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچا دیں۔ کیونکہ میرا اب دوبارہ گھر میں جانا مناسب نہیں وہ صاحب بخوشی میرے ساتھ بازار گئے۔ میں نے ضروری سامان خرید کر ان کو گھر لیجانے کے لئے دے دیا اور بقیہ رقم متفرق ضروریات کے لئے ان کے ہاتھ گھر بھجوا دی۔

(حیات قدسی جلد چہارم ص5)

سخت بیماری میں سفر

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول..... کے عہد سعادت میں جب میں لاہور میں مقیم تھا تو حضور کی طرف سے مجھے ارشاد پہنچا کہ آپ فوراً زیرہ پہنچ جائیں۔ وہاں کے احمدیوں نے درخواست کی ہے اور آپ کو بلایا ہے۔ جب یہ حکم پہنچا تو میں اسہال کی وجہ سے سخت بیمار اور بہت کمزور تھا۔ گھر والوں نے بھی کہا کہ آپ زیادہ بیمار ہیں۔ اس حالت میں سفر خطرناک ہے لیکن میں نے تعمیل ارشاد میں توقف کرنا مناسب نہ سمجھا اور سفر پر روانہ ہو گیا۔

(حیات قدسی جلد چہارم ص59)

میں حاضر ہوں

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب اپنے بزرگ والد حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

خلافت ثانیہ کا عہد شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے والد صاحب سے فرمایا کہ آپ دین کی خدمت کے لئے کب وقف کریں گے؟ والد صاحب نے عرض کی کہ میں تو حاضر ہوں۔ جب حضور حکم دیں وکالت ترک کر کے حضور کی خدمت میں آ جاؤں۔ چنانچہ آپ نے اپریل 1917ء میں

باقی صفحہ 7 پر

تمہاری کامیابی کا گر تقویٰ ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

انسان کو اپنی زندگی کے راستہ میں بہت سی مشکلات بہت سی تکلیفیں اور بہت سی رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ کیونکہ وہ تمام نتائج جو انسانوں کے کاموں کے نکلتے ہیں۔ زمانہ آئندہ سے تعلق رکھتے ہیں اور آئندہ کا علم کسی کو ہوتا نہیں اس لئے انسان کے لئے زندگی بسر کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ اندھیرے میں کوئی شخص کسی چیز کے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ وہ چیز کہاں ہے اور میرا ہاتھ کدھر جا رہا ہے۔ یہی حال انسان کے کاموں کا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں روشنی میں کام کر رہا ہوں وہ جانتا ہے کہ میں سورج کی روشنی میں دیکھ بھال کر کام کر رہا ہوں اور وہ خیال کرتا ہے کہ اجالے میں میرا کام ہو رہا ہے مگر دراصل وہ اندھیرے میں ظلمت میں اور تاریکی میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ پس چونکہ انسان کے تمام کاموں کی غرض نتائج مرتب کرنا ہوتی ہے اور نتائج آئندہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آئندہ کا علم انسان کو ہوتا نہیں اس لئے اس کے تمام کام ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اندھیرے میں کوئی کام کر رہا ہو اور نہ جانتا ہو کہ مجھے کیا پیش آنے والا ہے۔ جب یہ صورت ہو۔ تو سوال ہو سکتا ہے کہ پھر انسان کے لئے اپنے کاموں میں کامیاب اور بامراد ہونے کی کیا تدابیر ہو سکتی ہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگو! آؤ ہم تمہیں تدبیر بتاتے ہیں اور وہ یہ کہ یاایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی کی خشیت کو دل میں جگہ دو اور خوف الٰہی اپنی دلوں میں پیدا کرو۔ یہی تمہاری کامیابی کا گر ہے۔

تقویٰ اللہ کہنے کو تو چند لفظ ہیں جو آسانی سے کہے جا سکتے ہیں لیکن عمل میں تقویٰ ایک نہایت ہی مشکل بات ہے ایک بزرگ نے تقویٰ کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ ایک شخص نے کھلے کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہوں جو ادھر ادھر لٹکتے جا رہے ہوں اور اس نے ایک ایسے تنگ راستہ سے گزرنا ہو جس سے صرف ایک ہی شخص گزر سکتا ہے اور اس راستہ کے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہوں جن کے کانٹے قدم قدم پر اس کے کپڑوں کو کھینچتے ہوں ایسی جگہ سے جس طرح یہ شخص اپنے تمام کپڑے سمیٹ کر صحیح و سلامت گذر جاتا ہے اور اپنے کپڑوں کو پھٹنے نہیں دیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنی زندگی میں دنیا کی تمام آلائشوں اور تمام گندوں اور تمام ناپاکیوں سے گذر جائے اور اپنے کپڑوں کو ناپاک نہ ہونے دے اس کا نام تقویٰ اللہ ہے۔ پس کہنے کو تو یہ فقرہ آسان ہے مگر درحقیقت نہایت مشکل ہے۔ اور اس راستہ پر چلنا ہر ایک انسان کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے حصول کے لئے انسان کو بہت سی کوششوں اور ریاضتوں کے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جو شخص ہمت کرتا ہے وہ ضرور کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ اور صرف یہی ایک طریق ہے جس سے انسان دنیا میں اپنے کاموں اور ارادوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ اے مومنو! متقی بن جاؤ۔ اس بزرگ نے تقویٰ کے معنے بہت درست کئے ہیں۔ تقویٰ کے معنی بچاؤ کرنے کے ہیں۔ انسان کا نفس جسم ہے۔ پاکیزگی اور طہارت اس کا لباس ہے اور دنیاوی پلیدیاں اور گندگیاں کانٹے ہیں جو ہر وقت پاکیزگی اور طہارت کے لباس کو پھاڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انسان کا یہ کام ہے۔ کہ اپنی ساری زندگی میں اس راستہ میں صحیح و سلامت گذرنے کی کوشش کرے اور اس کو ایک تنگ راستہ سمجھے۔

(خطبات جمعہ جلد اول ص 283-282)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانونی معلومات

میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ

گواہان مقدمہ

گواہ ان لوگوں کو عام طور پر کہا جاتا ہے جو عدالت میں پیش ہو کر کسی مقدمہ کے واقعات کو بیان کرتے ہیں یا کوئی دستاویز عدالت میں پیش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔

(1) چشم دید گواہان (2) گواہان بر آمدگی (3) وعدہ معاف گواہان (4) وج ٹکر گواہان (5) اکلوتا گواہ (6) دوست گواہ (7) دشمن گواہ (8) رشتہ دار گواہ (9) غیر جانبدار گواہ (10) منحرف گواہ (11) سٹاک گواہ (12) بچہ گواہ (13) پولیس بطور گواہ (14) خود غرض بددیانت گواہ۔

1- چشم دید گواہ

اس گواہ کو کہتے ہیں جس نے کوئی واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ یا کوئی دستاویز اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو یا اس دستاویز کا گواہ ہو۔ اگر اس نے کسی بات کو خود بات کرنے والے سے سنا ہو تو اسے بھی چشم دید کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہی گواہ کی وہ قسم ہے جو انتہائی اہم ہوتی ہے۔ اگر یہ گواہان شہادت والے ہیں تو مقدمہ کا فیصلہ کرنے میں عدالتیں کسی ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہوتیں اور وہ ان کے بیانات کی روشنی میں علیٰ وجہ البصیرت فیصلہ کرتی ہیں۔ ان گواہان پر فریق مخالف کی طرف سے دھونس' دھاندلی' رشوت' لالچ' نفع نقصان وغیرہ کے حوالہ سے بہت زیادہ دباؤ ڈالا جاتا ہے۔

قتل' زنا' ڈاکہ وغیرہ اہم مقدمات میں یا جہاں ملزمان عادی خطرناک مجرم ہوں چشم دید لوگ گواہ بننے سے یا تو گریز کر جاتے ہیں یا گواہ بننے کے بعد کماحقہ شہادت نہ دیتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی موقع پر زخمی بھی ہوا ہو تو موقع پر اس کی موجودگی شک وشبہ سے بالاتر ہوتی ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ زخمی گواہ یا موقع پر موجودہ گواہ ہر حال میں سچی شہادت دے۔ بعض امور مذکورہ کے باعث یہ لوگ واقعات کو عدالتوں میں خلط ملط بھی کر دیتے ہیں۔ موقع پر موجود ہونے کے باعث بعض اوقات یہ لوگ عملی مداخلت بھی کرتے ہیں۔ ملزمان کو پکڑنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا تعاقب بھی کرتے ہیں لیکن ملزمان کے مسلح ہونے کی صورت میں ان کا پکڑنا عملی مداخلت کرنا یا ان کا پیچھا کرنا دل گردے والوں کا کام ہوتا ہے ہر شخص کا کام نہیں ہوتا۔ عام طور پر یہ لوگ جائے وقوعہ کے قریب رہنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ لازم ہے کہ ان کی موجودگی کا ذکر پرچے میں کیا جائے اور جلد از جلد ان کو بیان کے لئے پولیس کے سامنے پیش کیا جائے۔ اگر واردات حویلی کے اندر ہوئی ہو تو اندر والے ہی چشم دید گواہ ہو سکتے ہیں جیسے خاوند بیوی۔ بچے۔ والدین یا دیگر رشتہ دار لوگ جو ایک ہی حویلی میں رہتے ہیں۔ تاہم اگر موقع پر ان کی موجودگی کا کوئی جواز نہ پایا جاوے تو ان کی شہادت قابل استرداد قرار پاتی ہے۔ اس طور پر اگر جرم ریل کے کسی ڈبہ میں کیا گیا ہو تو مسافر اور ریلوے انتظار گاہ کا نگران چشم دید ہو سکتے ہیں۔ اگر وقوعہ سڑک پر ہو تو مسافر اور بازار میں ہو تو گاہک ہسپتال میں ہو تو دیگر مریض او ڈاکٹر بھی چشم دید گواہ ہو سکتے ہیں۔ ان کا عدالتی ذہن کو اطمینان بخش شہادت دینا لازم ہے۔ محض طوطے کی طرح رٹی رٹائی یکساں گواہی دینا ان کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔ جبکہ مہمان کے پاس اہل خانہ میں سے کسی کا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اگر بالمقابل لڑائی ہو تو ہر فریق دوسرے کے خلاف چشم دید گواہ ہوتا ہے۔ یہ تعین کرنا عدالت کا کام ہے کہ دونوں میں سے کون سا فریق سچی گواہی دے رہا ہے۔

اگر ایسے گواہان خود ہی جرائم پیشہ ہوں یا پہلے ہی کسی مقدمہ میں اسی ملزم کے خلاف گواہی دے چکے ہوں تو ان کے بیان کی شہادتی اہمیت متاثر ہوتی ہے تاہم یہ ضروری نہیں کہ ہر چشم دید گواہ لڑائی کے وقت ہر ضارب' ہر ضرب اور ہر مضروب کو الگ الگ دیکھ رہا ہو۔ وہ کیمرہ کی طرح ہر بات کا جائزہ تو ہر لحہ نہیں لے سکتا ہے۔ خوف زدہ ہو کر یا اپنی جان بچانے کی فکر میں ہونے کے باعث واردات کے بعض حصوں کو نہ دیکھنے کا یہ مطلب نہیں نکالا جا سکتا کہ وہ شخص چشم دید ہی نہیں رہا ہے۔ اگر موقع پر بوقت واردات متعدد لوگ موجود ہوں تو صاحب کردار' نڈر' حق گو قسم کے لوگوں کا نام بطور چشم دید گواہ ایف آئی آر میں لکھوائیں۔ اگر یہ لوگ رشتہ دار نہ ہوں۔ نہ ہی دوست۔ مشترکہ کاروبار وغیرہ والے لوگ ہوں تو زیادہ اچھا ہو گا۔

2- گواہان بر آمدگی

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی موجودگی میں ملزمان سے کوئی شئے مثلاً مال مسروقہ' عورت' منشیات' اسلحہ یا کوئی اور شئے پولیس بر آمد کرتی ہے۔ پولیس عام طور پر یا تو اپنے میں سے ہی ایسے گواہ رکھ لیتی ہے یا چشم دید گواہان میں سے کسی کو بوقت بر آمدگی ہمراہ لے جاتی ہے بعض صورتوں میں بوقت بر آمدگی اگر گواہان نہ بھی ہوں تو پولیس ان کا نام اپنے ریکارڈ میں درج کرتی ہے اور بعدہ یہ لوگ عدالتوں میں ایسے طور پر گواہی دیتے ہیں گویا بوقت بر آمدگی وہ موجود تھے۔

3- وعدہ معاف گواہ

جب ایک سے زائد ملزمان مل کر جرم کرتے ہیں اور پولیس جرم کا کھوج نکالنے میں ناکام رہتی ہے تو ان میں سے کسی ایک کو لالچ دیکر کہ تم ساری بات بتا دو۔ تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔ اپنے ساتھ ملا لیتی ہے اور وہ اپنے ساتھیوں سے "غداری اور بے وفائی" کرتے ہوئے اپنی جان بچانے کے لئے پولیس کو سب کچھ بتا دیتا ہے۔ اور پھر عدالت میں بھی ایسا ہی بیان دے دیتا ہے۔ اسے وعدہ معاف گواہ کہا جاتا ہے۔ اگر ایسا شخص کہے کہ وہ شامل جرم نہ تھا تو وہ وعدہ معاف گواہ کے زمرہ سے بھی نکل جاوے گا اور شریک ملزمان کے خلاف اس کی شہادت بے وقعت ہو جاوے گی۔ محض ایسے گواہ کی شہادت پر کسی کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ جب تک کہ ملزم کے خلاف مزید کوئی تائیدی شہادت موجود نہ ہو کیونکہ یہ لوگ بڑھ چڑھ کر دوسروں کو ملوث کرتے ہیں تاکہ ان کی جان بچ جاوے۔

4- وج ٹکر گواہ یا چانس گواہ

ایسے شخص کو کہتے ہیں جو قدرتی طور پر ملزم سے ملا ہو اور ایسی ملاقات کی معقول وضاحت اگر گواہ نہ کر سکے تو اس کی شہادت مسترد کر دی جاتی ہے۔ جو گواہ شام کو حسب معمول کام سے واپس اپنے گھر آرہا ہو تو وہ وج ٹکر گواہ نہیں ہے۔ اگر ایسا گواہ دشمن بھی ہو تو اس کی شہادت کی کوئی اہمیت نہ ہو گی۔ ایسا گواہ عموماً ناقابل انحصار ہوتا ہے اور بددیانتی سے سامنے لایا جاتا ہے۔

5- اکلوتا گواہ

سوائے ایسے مقدمات کے جہاں قانون یا شریعت نے خود کوئی تعداد گواہان مقرر کر دی ہو ایک سے زائد گواہان کا ہونا قانون کا تقاضا نہیں ہے۔ اگر ایسا گواہ واقعی سچا ہو تو اس کے بیان پر اعتماد کر کے عدالت بڑی سے بڑی سزا بھی سنا سکتی ہے خواہ یہ قتل کا مقدمہ ہو۔ اگر ایسا گواہ موقع پر زخمی بھی ہوا ہو تو اس کے بیان کی وقعت بڑھ جاتی ہے۔ تاہم بعض صورتوں میں اس پر اعتبار نہ کرنے میں بھی عدالت حق بجانب ہوتی ہے مثلاً جہاں دیگر گواہان موجود ہوں مگر ان میں سے منتخب کر کے صرف ایک گواہ پیش کیا جائے یا یہ کہ واحد گواہ 4 ملزمان کی حد تک بے اعتبار اور ناقابل یقین جھوٹا قرار دیا جائے تو پانچویں کی حد تک اسے قابل اعتماد قابل یقین اور سچا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جہاں ناممکنات کو ممکن بنانے کی ایسا گواہ کوشش کرے تو وہاں بھی اسکی شہادت مسترد کر دی جاوے گی۔ اگر اکلوتا گواہ دشمن ہو تو بھی مسترد کر دیا جاوے گا۔ اگر طبی شہادت یا پوسٹ مارٹم رپورٹ کے برعکس شہادت دے تو بھی ناقابل انحصار قرار پائے گا۔

6- دوست گواہ

دوست گواہ تو بہرحال دوست ہوتا ہے وہ تو بہرحال حق میں ہی گواہی دے گا۔ ایسے گواہ کی شہادت کا وزن کرتے ہوئے عدالتیں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتی ہیں اور چوکنا ہو کر اس کے بیان کو پڑھتی ہیں۔ ایسا گواہ جھوٹ بولنے اور بددیانتی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا اور جو حقائق مخالف وہ چھپا سکے اسے دیدہ دانستہ چھپانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اگر اسکی دوسرے فریق کے ساتھ دشمنی بھی ہو تو پھر تو وہ ہر قسم کے کذب و بہتان سے بھی کام لیتا ہے۔ اگر ان پڑھ جذباتی بھی ہو تو مقدمہ کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔

7- دشمن گواہ

محض دشمنی کی بناء پر کسی کی شہادت مسترد نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دشمن گواہ جھوٹ بول رہا ہو۔ خصوصاً جبکہ دیگر عوامل سے اسکی تائید بھی ہوتی ہے۔ جنازہ مقتول میں کسی گواہ کا شامل نہ ہونا متوفی کے خاندان سے اس کے اچھے تعلقات کی نفی کرتا ہے۔ ایسا شخص اپنی دشمنی کی بناء پر معصوم اور بے گناہ افراد کو بھی واردات میں شامل کر دیتا ہے۔ عموماً متعصب۔ بے انصاف ہوتا ہے اور عدالت کو سچی بات بتانے کی بجائے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سزا کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم اگر وہ مقتول یا ملزم کا دشمن ہو مگر اس کی تائید بر آمدگیوں' طبی شہادت وغیرہ سے ہوتی ہو تو اس کی شہادت تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اس کی شہادت کے استرداد کے لئے لازم ہے کہ جرح یا کسی دیگر موثر زبانی یا دستاویزی شہادت کے ذریعہ اسکی دشمنی اور اسکی گیرائی وگہرائی صفحہ مسل پر لائی جاوے۔

8- رشتہ دار گواہ

رشتہ دار گواہ تو بہرحال رشتہ دار کی ہی مدد کرے گا خواہ اسے جتنا بھی جھوٹ بولنا پڑے۔ تاہم محض رشتہ دار ہونا کسی کو شہادت کے لئے نااہل نہیں بنا دیتا۔ پاکستان میں ایسے گواہان کی شہادت پر سزائے موت تک سنائی گئی ہیں۔ اس قحط الرجال کے دور میں جب غیر جانبدار گواہان سامنے نہ آتے ہوں یا ملزم فریق کے دباؤ' لالچ' دھمکیوں کا سامنا نہ کر سکتے ہوں تو رشتہ دار گواہان کی شہادت کو بشرطیکہ وہ سچی ہو اگر قبول نہ کیا جاوے تو کیا کیا جاوے۔ تاہم ایسا گواہ اگر مخالف فریق کے دباؤ کا سامنا کر سکتا ہے تو اپنے رشتہ دار کے دباؤ پر جھوٹی شہادت بھی دے سکتا ہے۔ دونوں فریقین کا رشتہ دار ہونا کسی گواہ کو غیر جانبدار نہیں بناتا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی ایک سے اس کے مفادات وابستہ ہوں یا اس سے اسے زیادہ پیار ہو۔

9- منحرف گواہ

جو گواہ عدالت میں بیان دینے سے پہلو تہی کرتے ہوئے لاعلمی کا اظہار کرے اسے منحرف گواہ کہتے ہیں۔ اس پر عدالت کی اجازت مدعی فریق بھی جرح کر سکتا ہے اگر یہ گواہ بعض واقعات کا ذکر کرے اور بعض سے جرح میں انکار کر دے تو عدالت جس حصہ کو چاہے قبول کر سکتی ہے۔ عام طور پر جہاں لالچ یا دھمکی کے باعث خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدعی ہی متاثر ہو چکا ہو تو وہ پرچے دینے سے ہی یہ کہہ کر انکار کرتا ہے کہ پولیس نے اس سے سفید کاغذ پر انگوٹھا لگوایا تھا۔ اسے یہ علم نہ ہے کہ پولیس نے کیا لکھا تھا۔ یا یہ کہہ دیتا ہے کہ اس نے ملزمان اور گواہان کے نام پولیس کو نہ بتائے تھے پولیس نے خود ہی لکھ لئے ہیں۔ چشم دید گواہان بھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ انہوں نے نہ تو وقوعہ دیکھا ہے نہ ہی قبل ازیں پولیس کو کوئی بیان دیا ہے اور نہ ہی کسی جگہ اپنا انگوٹھا لگایا ہے۔

ایسے بیانات سے مقدمہ کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور 99% ملزم بری ہو جاتے ہیں۔ ایسی عورتیں جو اپنی منشاء سے اغواء ہوتی ہوں برآمدگی کے بعد پولیس کے پاس اپنے آشنا کے خلاف بیان دیتی ہیں اور عدالت میں کہتی ہیں کہ انہیں کسی نے اغوا نہیں کیا تھا اور نہ ہی انہوں نے پولیس کو ملزم کے خلاف کوئی بیان دیا تھا۔ بعض تو یہ بھی کہتی ہیں کہ ملزم ان کا منگیتر ہے یا یہ کہ انہوں نے اپنی منشاء سے اس کے ہمراہ جا کر از خود بلاتوسط کسی ولی کے نکاح کر لیا ہے۔

10- سٹاک گواہ

یہ پولیس کا محبوب گواہ ہوتا ہے۔ ایسے بددیانت لوگوں کی لسٹ پولیس کے پاس ہوتی ہے اس میں سے جس شخص کا نام پولیس چاہے درج ریکارڈ کر دیتی ہے۔ اور پھر پولیس کی منشاء کے مطابق یہ لوگ گواہی دیتے ہیں۔ پولیس مدعی فریق سے ان کو "فیس" دلواتی ہے۔ اگر دوسرا فریق زیادہ فیس دے دے تو واقعات سے لاعلمی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ لاہور کی ایک عدالت میں شاہی مسجد لاہور کے قریب کے بعض مقدمات میں ایک ایسا ہی سٹاک گواہ پیش ہوا تھا جو کوئی 100 مقدمات کا اغلباً گواہ تھا اور فاضل عدالت نے ان سب کو بری کر دیا تھا۔ ایسے گواہ تمام عدالتی حدود میں بھی ملتے ہیں اور ایک کپ چائے پر بھی دستیاب ہیں۔ بعض رضاکار بھی یہ کام کرتے ہیں اگرچہ بعض سرے سے اس مذموم دھندہ میں ملوث نہ ہوتے ہیں۔ عام طور پر سٹاک گواہ بڑی عمر کا ہوتا ہے۔ جرح کا بہت اچھی طرح سامنا کرتا ہے کہ کئی مرتبہ جرح سن چکا ہوتا ہے۔ راجن پور میں ایسے کئی لوگوں کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ عموماً وکلاء اور پولیس والے ان کو چاچا کہتے ہی۔ انتہائی نقصان دہ اور فن کار قسم کے یہ گواہ ہوتے ہیں۔ عموماً خود بھی کئی مقدمات میں ملوث رہ چکے ہوتے ہیں۔ تاہم محض سٹاک گواہ ہونا کسی کی شہادت کے استرداد کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ اس کا جھوٹا ہونا جرح میں وکیل ملزم کو ثابت کرنا پڑتا ہے۔

11- بچہ گواہ

یہ انتہائی خطرناک گواہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جو شئے اس نے دیکھی ہو یا سنی ہو اسی طرح بیان کرتا ہے۔ عدالتیں عام طور پر پہلے اسکی ذہانت کی نسبت چند سوال کرتی ہیں۔ پھر اس کا بیان ریکارڈ کرتی ہیں۔ اگر بچہ گواہ ظاہری تضادات کی معقول وضاحت کرے تو اس پر اعتبار کیا جاوے گا۔ جن جرائم کا تعلق محض بچوں سے ہے جیسے اغوا وغیرہ وہاں بچوں کی شہادت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اگر ایسے بچہ کی تائید دیگر عوامل سے بھی ہو تو یہ شہادت ملزم کے لئے عام طور پر مہلک ثابت ہوتی ہے۔

12- پولیس بطور گواہ

تفتیشی آفیسر کی شہادت بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اگر یہ گواہ جرح میں ملزم کی رعایت کر جائے تو بہت زیادہ نقصان مقدمہ کو پہنچتا ہے اگر اس تھانے دار کو پیش نہ کیا جاوے تو بھی بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے سوائے اس کے کہ وہ فوت ہو چکا ہو یا کسی دیگر باعث بیان دینے کے قابل نہ رہا ہو جیسے بیرون ملک چلے جانا۔ دماغی توازن کھو بیٹھنا وغیرہ۔ تاہم محض اس وجہ سے کہ کسی متعلقہ مقدمہ زیر بحث میں پولیس کو حکومت کی طرف سے انعامات یا اعزازات سے نوازا گیا اس کی شہادت کے استرداد کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی پولیس آفیسر ہونا اسکی کوئی نااہلی ہے۔ تاہم جرح میں ثابت کیا جا سکتا ہے کہ اس نے بددیانتی سے تفتیش کی ہو یا دشمنی یا فریق ثانی سے رشوت لینے کے باعث وہ گواہی دے رہا ہے۔ بعض مقدمات برآمدگی منشیات' اسلحہ وغیرہ میں محض پولیس کی شہادت پر بھی ملزمان کو سزا دلائی جا سکتی ہے۔ تاہم اگر مدعی فریق نے تھانے دار کے خلاف شکایت افسران بالا کو کر کے تفتیش تبدیل کرائی ہو تو ایسے تھانے دار سے مستغیث فریق کے حق میں صحیح شہادت کی توقع عبث ہے۔

لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہر پولیس آفیسر بددیانت ہوتا ہے۔ میں نے اپنی 30 سالہ وکالت کے دوران بعض پولیس آفیسرز کی شہادت کے دوران نور کے شعلے اٹھتے دیکھے ہیں۔ کوئی ترغیب۔ دباؤ۔ لالچ ان کو جھوٹی شہادت پر آمادہ نہ کر سکا اور انہوں نے واقعات کو کماحقہ عدالت میں پیش کیا۔ ایک تھانے دار نے ایک شخص کو ننگا کر کے راجن پور کے بازاروں میں زدوکوب کیا۔ جب وہ عدالت میں پیش ہوا تو جرح کے جواب میں اس نے اسے درست تسلیم کیا حالانکہ اس پر کیس بن سکتا تھا۔ ایک مقدمہ میں تھانے دار سے جب سوال کیا گیا کہ تم نے یہ ساری کارروائی افسران بالا کے حکم پر محض کارکردگی ظاہر کرنے کے لئے کی ہے تو اسے درست تسلیم کیا۔ ایک اور مقدمہ میں جب ملزمان نے اپنے حق میں بیان دلوانے کی کوشش کی تو تھانے دار نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میرا تبادلہ کرا دو مگر میں بیان سچا دوں گا۔

الغرض کسی بھی مقدمہ کی کامیابی کے لئے سچے گواہان کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ ورنہ مقدمہ کو ازحد نقصان پہنچتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اب تو اس معاشرہ میں سچے گواہان کا ملنا ہی محال ہو گیا ہے۔ اللہ رحم کرے آمین۔

☆......☆......☆......☆

الفضل خود خرید کر پڑھئے

ش-ح-احمد

ایک مصنف اور ایک کتاب-تعارف

عبدالحلیم شرر صاحب - فلورا فلورنڈا

اردو میں ناول نگاری کا آغاز نذیر احمد دہلوی نے کیا تھا۔ اس کے بعد اس صنف کو عبدالحلیم شرر صاحب نے پروان چڑھایا تھا۔ ان کی ناول نگاری کی خاص خوبیاں یہ ہیں کہ اول تو انہوں نے قرون اولیٰ کے واقعات کو الفاظ کے پیرائے میں ڈھال کر خوبصورت طریق سے ناول کی صورت میں پیش کیا ہے۔ ان کے ناول تاریخ میں اندلس سے سندھ کے حالات و واقعات کی کہانی بیان کرتے ہیں۔

دوسرے شرر صاحب کے ناولوں میں کردار بہت جاندار ہیں۔ اس سے پہلے دور کے ناولوں میں نہ تو کوئی پلاٹ ملتا ہے اور نہ ہی جاندار مرکزی کردار لیکن عبدالحلیم شرر نے اس چیز کو بڑی خوبی' نفاست اور نہایت پیاری زبان سے ناولوں میں پیش کیا ہے۔

عبدالحلیم شرر صاحب 10 جنوری 1860ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اپنی خود نوشت سوانح عمری کی رو سے نو برس کی عمر میں 1869ء میں اپنے نانا منشی قمرالدین کے پاس ٹمیابرج چلے گئے۔ یہاں تھوڑے ہی عرصہ میں فارسی کی کئی کتابیں ختم کر لیں تو صرف و نحو اور منطق کی کئی کتب اور پھر ملا باقر نامی ایک شیعہ کشمیری عالم سے کئی کتابیں پڑھیں کلکتہ میں شرر کی زندگی کا ایک رخ تو یہ ہے کہ وہ علماء کی صحبت میں زندگی بسر کرتے اور دوسرا رخ یہ ہے کہ شہزادوں کی صحبت میں رہتے جن کا مشغلہ رند مشربی اور عیش کوشی تھا۔ اس صحبت میں کچھ دیر مبتلا رہے۔ 19 سال کی عمر میں کلکتے سے لکھنؤ چلے آئے۔ مولوی عبدالحیؒ سے عربی درسی کتب ختم کیں۔ شادی کی اور اس کے بعد حدیث کے مطالعہ کے لئے دہلی گئے اور میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی خدمت میں رہ کر حدیث کی تکمیل کی۔

نواب واجد علی شاہ صاحب کے محلات و بیگمات شرر کی انشاء پردازی کا پہلا نصاب ثابت ہوئے۔ نواب صاحب کا کتب خانہ عدیم النظیر تھا۔ یہاں تاریخ کی مختلف کتب کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ اور ان سے تاریخ و جغرافیہ میں معلومات حاصل کر کے اپنے ناولوں فلپانہ' حسن بن صباح' عزیزہ مصر' فتح اندلس' الفانسو' رومتہ اکبریٰ' جویائے حق' ملک العزیز ورجینا' حسن انجلینا' شوقین ملکہ' بابک خرمی' مفتوح فاتح' خوفناک فاتح' غیب دان دلہن' یوسف نجمہ' دلچسپ' لعبت چین' فلورا فلورنڈا اور منصور موہن کو موضوع بنایا۔

اپنے ناول فلورا فلورنڈا میں انہوں نے نہ صرف قاری کو ہسپانیہ کی سیر کروائی ہے بلکہ اس دور میں لے گئے ہیں جبکہ مسلمان اس سلطنت پر اپنے جاہ و جلال اور رعب و دبدبہ سے عظیم سلطنت کی بنیاد رکھ چکے تھے جبکہ عیسائیت بھی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف تھی۔ چرچ کے اندرونی حالات کو اس خوبی اور وضاحت کے ساتھ پیش کیا کہ پڑھنے والا اصل حقیقت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ چرچ کی گری ہوئی اخلاقی حالت' راہبوں کی شہوت پرستی اور سلطانوں کے خلاف بغض کو منظر عام پر لے کر آئے ہیں۔ اور لوگوں کو ان کی بظاہر پاکبازی' پاک دامنی کا پردہ اوڑھے ہوئے پادری' راہب اور ننیں اپنی اصل مکروہ اور بگڑی ہوئی شکل میں کیا کیا بھیانک کھیل کھیل رہی تھیں اور اس دور میں چرچ میں عیسائیت کے نام پر کیا کیا مظالم اور بداخلاقیاں راہ پا گئی تھیں جس کا اندازہ اس کو پڑھ کر بخوبی ہو سکتا ہے۔

یہ کہانی ایک غیور اور پاکباز مسلمان کی ہے جس کی بہن اپنی غلط فہمی سے عیسائیوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس بے چاری مسلمان لڑکی کی بھی داستان غم ہے جو کہ اپنی بھول میں عیسائی پادریوں اور ننوں کی ظاہری پاکبازی اور پاکدامنی کو دیکھ کر ان سے نہ صرف متاثر ہو جاتی ہے بلکہ بعض مسلمانوں کے جبریہ عقائد سے خائف ہو کر مذہب سے تھوڑی سی بددل ہو جاتی ہے۔ اسے اس غلطی کا کیا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے اس کی کہانی پڑھ کر ہی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اسی ناول کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حوالہ مرقاۃ الیقین سے پیش ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ ان کی دوسری بیگم صاحبہ نے ایک عیسائی خاتون معالج سے علاج کروایا تھا اور اسی سلسلہ میں اسلام کے بارے میں بات چیت ہوئی اور بیگم صاحبہ اس عیسائی ڈاکٹر سے متاثر تھیں نیز کثرت ازدواج کے مسئلہ پر اس عیسائی عورت کا جواب نہ دے سکی تھیں اور نہ ہی اس مسئلہ پر ان کی تشفی ہوئی تھی۔

آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے ہرچند نصیحت کی مگر تعدد ازدواج کے متعلق میری بیوی کی تشفی نہ ہوئی۔ میں نے بہت دعائیں کیں جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک ناول کسی نے میرے ہاں اس عرصہ میں بھیجا جس کا نام شائد "فلورا فلورنڈا" تھا وہ میری بیوی نے دیکھا اور اول سے آخر تک پڑھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ میری بات بھی مان گئی اور اس روز سے عیسائی عورتوں سے اب نہایت سخت نفرت ہے۔ وہ ناول عبدالحلیم شرر کا تھا۔" (مرقاۃ الیقین صفحہ 138)

○ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے دوست سے کہا یار پچھلے سال تمہارے پچیس لاکھ روپے کا غبن میں نے کیا تھا اور تمہاری فیکٹری کے مزدوروں کو بھی میں نے ہی بھڑکایا تھا۔ اگر تمہیں بدلہ لینا ہے تو لے لو۔ کوئی بات نہیں میرے دوست تمہیں زہر میں نے ہی دیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 4- دسمبر 1998ء

1-30 رات۔چلڈرنز کارنر۔
1-55 رات۔ فرام دی آرکائیوز مجلس عرفان1982ء
2-45 رات۔ہومیوپیتھی کلاس۔
3-50 رات۔عربی زبان سیکھئے۔
4-05 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ سجرے پھل
5-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ خبریں۔
5-40 رات۔چلڈرنز کارنر۔قرآن کلاس۔ نمبر41۔
6-05 صبح۔لقاء مع العرب۔
7-10 صبح۔کوئز تاریخ احمدیت۔
7-50 صبح۔اردو کلاس۔
8-50 صبح۔عربی زبان سیکھئے۔
9-10 صبح۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔سجرے پھل۔سیرت حکیم محمد اسماعیل صاحب۔
10-00 صبح۔ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ خبریں۔
11-50 دوپہر۔چلڈرنز کارنر۔ قرآن کلاس۔ نمبر41۔
12-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ۔
12-45 دوپہر۔ فرام دی آرکائیوز۔ مجلس عرفان1982ء
1-35 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-50 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-50 سہ پہر۔کمپیوٹرسب کے لئے۔
4-30 شام۔بنگالی سروس۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-50 رات۔ نظم۔ درود شریف۔
6-00 رات۔خطبہ جمعہ لائیو۔
7-05 رات۔ڈاکومنٹری۔
7-30 رات۔ حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-45 رات۔خطبہ جمعہ۔
10-00 رات۔لقاء مع العرب۔
11-05 رات۔تلاوت۔سیرت النبی ﷺ
11-25 رات۔اردو کلاس۔98-12-4

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 5- دسمبر 1998ء

12-25 رات۔ جرمن سروس۔
1-25 رات۔چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر123۔
1-55 رات۔طبی معاملات۔دل کی بیماریاں
2-40 رات۔خطبہ جمعہ۔4۔دسمبر98ء
3-55 رات۔ فرانسیسی بولنے والے احباب کی حضور سے ملاقات۔
5-05 رات۔تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 رات۔ چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر 123۔
6-00 صبح۔لقاء مع العرب۔
7-00 صبح۔خطبہ جمعہ۔
8-05 صبح۔اردو کلاس۔
9-20 صبح۔ کمپیوٹر سب کے لئے۔
10-00 صبح۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔ فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
11-50 دوپہر۔ چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر 123۔
12-20 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-20 دوپہر۔ طبی معاملات۔ دل کی بیماریاں۔
1-55 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
3-00 سہ پہر۔ جلسہ قادیان افتتاحی خطاب لائیو۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع۔
4-30 شام۔ڈاکومنٹری قادیان دارالامان۔
5-35 رات۔تلاوت۔خبریں۔
6-10 رات۔ڈینش زبان سیکھئے۔
6-35 رات۔انڈونیشین پروگرام۔
7-35 رات۔بنگالی سروس۔
8-40 رات۔ چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر 124۔
9-40 رات۔لقاء مع العرب۔
10-40 رات۔ التفسیر الکبیر پروگرام۔ نمبر 21۔
11-15 رات۔تلاوت۔
11-20 رات۔اردو کلاس۔98-12-4

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

وکالت کی پریکٹس ختم کر دی اور چند ماہ بعد قادیان میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔

(رفقاء احمد جلد نمبر11 ص73)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کو حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب کے ساتھ تحریک شدھی کے کارزار میں خدمت کا موقعہ ملا۔ حضرت شیخ صاحب ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جب یو پی اور ریاست بھرتپور وغیرہ میں شدھی کی تحریک زوروں پر ہوئی۔اور اکرن کے متعلق حکام ریاست کی زبردستیوں کی شکایات پہنچیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خاکسار عرفانی کو اس میدان میں اترنے کا حکم دیا.....

حضرت چوہدری صاحب کو بھی اس معرکہ میں شریک ہونے کا حکم مل گیا۔ چوہدری صاحب باوجودیکہ نحیف الجثہ تھے اور ساری عمر خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے ہر طرح آرام و آسائش میں گزاری تھی پھر عمر کا آخری حصہ اور یو پی کی خوفناک گرمی کے ایام، مگر وہ مجھ سے زیادہ ہمت اور حوصلہ کے ساتھ میرے شریک کار ہوئے میں اس زمانہ کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ چوہدری صاحب کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا مجھے کافی موقعہ ملا۔ ہم کو بعض اوقات مشورہ دیا گیا کہ اکرن میں نہ ٹھہریں۔ مگر ہم نے فیصلہ کرلیا کہ ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے چنانچہ ہمارا ڈیرہ اکرن میں تھا۔ پانی کی تکلیف اور گرمی کی شدت۔ رہنے کو جگہ نہیں۔ چاروں طرف دشمنوں کا حلقہ اور احکام ریاست ان کے مددگار مگر خدا شاہد ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ہم اکرن کے مقام پر اس طرح ڈٹے ہوئے تھے کہ حکام کو بھی حیرت ہوتی تھی۔

(رفقاء احمد جلد نمبر11 ص160-161)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاک نمونوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆......☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نکاح

○ عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم عطاء الرحمان صاحب ابن مکرم فضل کریم صاحب مقیم گروس گیراؤ جرمنی مورخہ 98-11-8 بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور نے بعوض حق مہر چھ ہزار جرمن مارک فرمایا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بناوے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم ناصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ عالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30- نومبر کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام فائزہ قمر تجویز ہوا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ کی نواسی اور مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ سوہندا ضلع شیخوپورہ کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت کاملہ والی فعال عمر دراز عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ہمزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم شیخ عبد اللطیف صاحب عمر 94 سال شدید بیمار ہیں اور فاروق ہسپتال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت دارالصدر غربی ربوہ کی بیٹی فرزانہ پرویز صاحبہ جرمنی میں شدید بیمار ہیں۔

احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح وتقریب شادی

○ مکرم بلال احمد خان کارکن دفتر الفضل ابن مکرم خادم حسین صاحب رندگوارٹر 212 صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 15- نومبر 1998ء کو منعقد ہوئی۔ بارات جب ربوہ سے لاہور کے لئے روانہ ہوئی تو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ ان کا نکاح قبل ازیں مورخہ 31- اکتوبر 1998ء کو بیت المہدی میں مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے ہمراہ عزیزہ مکرمہ آصفہ شکور خان صاحبہ بنت مکرم عبدالشکور خان صاحب آف چونگی امر سدھو لاہور بعوض حق مہر 35 ہزار روپے پڑھا تھا۔ بارات ربوہ سے چونگی امر سدھو لاہور گئی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر دعا مکرم قادر بخش صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ نے کروائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت وثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ ثمارا ناہید بنت مکرم صبغت اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ نے ایف اے آرٹس گروپ میں 756 نمبر حاصل کرکے اپنے کالج اور پورے ضلع میں اول پوزیشن حاصل کی ہے احباب سے مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیزہ مکرم رحمت اللہ صاحب شاکر سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی پوتی اور شیخ بشیر احمد صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔

عشرہ وصولی وقف جدید

○ جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت بخشی ہے وہ اپنے وعدہ سے زائد ادائیگی کرکے ثواب حاصل کریں۔

احباب جماعت اس عشرہ کے دوران اپنا چندہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کرکے اس عشرہ کو کامیاب بنائیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 2- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
3- دسمبر- غروب آفتاب 5-06
4- دسمبر- طلوع فجر 5-23
4- دسمبر- طلوع آفتاب 6-51

عالمی خبریں

عالمی منشور کی خلاف ورزی

عراق نے کہا ہے کہ امریکی دھمکیاں عالمی منشور کے خلاف ہیں۔ کیمیکل ہتھیاروں کے کاغذات دینے سے عراق نے انکار کر دیا۔ سلامتی کونسل کے صدر کے نام عراقی وزیر خارجہ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ امریکی حکام کی طرف سے ہمیں مسلسل دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

فلسطین کے لئے 3-ارب ڈالر

امریکہ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک سمیت 50 ملکوں نے فلسطین کی تعمیرو ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے آئندہ 5 سال میں 3-ارب ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ گذشتہ روز واشنگٹن میں ان ممالک کے نمائندوں کی میٹنگ میں کیا گیا۔

سیاسی پارٹیاں نہیں

چین کے ایک سرکردہ رہنما سابق وزیر اعظم لی پنگ نے کہا ہے کہ چین میں سیاسی پارٹیاں قائم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کمیونسٹ پارٹی کے سیاسی استحکام سے چین نے ترقی کی ہے۔

کلنٹن کے خلاف مواخذہ

امریکہ کے صدر کلنٹن کے خلاف مواخذے کی کارروائی کا دائرہ فنڈ وصول کرنے کے الزامات تک بڑھا دیا گیا ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کو بھی طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

کیوبک میں علیحدگی پسند کامیاب

کینیڈا کے فرانسیسی زبان بولنے والے صوبے کیوبک سے علیحدگی پسند وزیر اعلیٰ انتخابات میں دوبارہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس سے اس صوبے کی علیحدگی کے لئے ریفرنڈم کے امکانات ایک بار پھر پیدا ہو گئے ہیں۔ چند سال قبل ہونے والے ریفرنڈم میں عوام نے علیحدگی کا مطالبہ مسترد کر دیا تھا۔

نوہزار افراد کی ہجرت

تنظیم انسانی حقوق نے بیان کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے مظالم کی وجہ سے 9 ہزار شہری ہجرت کر کے آزاد کشمیر چلے گئے ہیں۔ مقبوضہ علاقے کے سرحدی لوگ خوف اور دہشت میں زندگی گذار رہے ہیں۔

کانگرس کے وزرائے اعلیٰ

راجستھان اور دہلی میں کانگرس کے وزرائے اعلیٰ نے حلف اٹھا لیا ہے۔ اشوک گجرال راجستھان کے اور شیلا ڈکشٹ دہلی کی وزیر اعلیٰ ہوں گی۔

ملکی خبریں

سیلز ٹیکس کی شرح میں اضافہ

ایک آرڈیننس کے ذریعے سیلز ٹیکس کی شرح بڑھا کر 15 فیصد کر دی گئی ہے۔ یہ اضافہ حکومت اور آئی ایم ایف کے درمیان طے پانے والے معاہدے کے تحت کیا گیا ہے۔ تمام اشیاء کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ غذائی اشیاء کے علاوہ 500 سے زائد اشیاء کی قیمتوں میں اڑھائی فیصد اضافہ ہو جائے گا۔

کمرہ عدالت میں نعرہ بازی

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم کی سربراہی میں قائم شدہ احتساب بنچ میں سماعت کے دوران ایک وکیل نے کمرہ عدالت میں "یا اللہ یا رسول بینظیر بے قصور" کے نعرے لگائے۔ فاضل جج نے وکیل کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ تاہم بعد میں وکیل کو رہا کر دیا گیا۔

نواز شریف امریکہ پہنچ گئے

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صدر کلنٹن کی دعوت پر امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ صدر کلنٹن سے کشمیر سمیت اہم موضوعات پر گفتگو کریں گے۔ وزیر اعظم کو وائٹ ہاؤس میں ٹھہرانہ بھی دیا جائے گا۔

قوم کا پیسہ ضائع

لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی کے احتساب بنچ کے جج مسٹر جسٹس نواز عباسی نے استغاثہ سے کہا ہے کہ وہ قوم کا پیسہ اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔ وہ سماعت میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ اس کا شدید قلق ہے۔

شاہین میزائل تیار

بھارت کے پرتھوی میزائل کی رینج سے تین گنا زیادہ پاکستان کا شاہین میزائل تجربے کے لئے تیار کر لیا گیا ہے۔ ایٹمی ہتھیار لے جانے والے اس میزائل کا توڑ بھارت کے پاس نہیں۔ پرتھوی کو چلنے کے لئے 5 گھنٹے اور شاہین کو چلنے کے لئے صرف نصف گھنٹہ چاہئے۔ ایٹمی ہتھیاروں میں پاکستان کو برصغیر میں مکمل برتری حاصل ہو گئی۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175